کلمۂ حق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شریعت بل، مغربی میڈیا اور اس کے پاکستانی بوسٹر

روزنامہ جنگ لندن نے ۱۴ جنوری ۹۱ء کی اشاعت میں آخری صفحہ پر یہ خبر شائع کی ہے کہ "مغربی دنیا میں پاکستان کے شریعت بل کے بارے میں یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ ایسے قانون سے پاکستان پسماندگی کے پرانے دور میں واپس چلا جائے گا چنانچہ برطانوی اخبار "ٹیلی گراف" میں اس کے اپنے نامہ نگار کی شائع شدہ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ شریعت بل جس سے منتخب مقننہ کے قانون سازی کے اعلیٰ اختیارات مذہبی عدالتوں کو منتقل ہو جائیں گے عنقریب قومی اسمبلی میں پیش کیا جائے گا سینیٹ پہلے ہی اس بل کو متفقہ طور پر منظور کر چکی ہے وزیر اعظم میاں نواز شریف کی حکومت کے لیے یہ ٹائم بم ثابت ہو رہا ہے مسٹر نواز شریف کا مسئلہ یہ ہے کہ مولویوں کو اختیارات منتقل کرنے سے ملک پر ان کی ایسے وقت میں گرفت کمزور پڑ جائے گی جب ملک کو مضبوط قیادت کی ضرورت ہے انتہا پسند مسلمان چاہتے ہیں کہ شریعت بل کو فوری طور پر نافذ کر دیا جائے شریعت کے تحت قانون کی نظر میں خواتین کی حیثیت کم ہو گی، شریعت بل کے حامیوں کا کہنا ہے کہ پاکستان کا موجودہ عدلیہ کا نظام اکثریت کی ضروریات کو پورا نہیں کرتا دیہاتوں میں رہنے والے غریب ۷۰ فی صد شریعت بل کے زبردست حامی ہیں کیونکہ مجوزہ کے تحت تمام مسلمان مساوی ہیں لیکن اس کے باوجود بہت سے پاکستانی جن میں خواتین، صحافی، وکلاء و سیاستدان مجوزہ بل سے مطمئن نہیں ہیں اسلامی جمہوری اتحاد کے ایک سینیئر رکن نے کہا کہ پاکستان کو تیزی سے ترقی دینے کی ضرورت ہے اگر مولویوں کو وہ سب کچھ مل گیا جو وہ چاہتے ہیں تو وہ ہمیں دورِ قدیم میں لے جائیں گے مذہبی اقلیتوں کا کہنا ہے کہ شرعی بل کے نفاذ سے مذہبی اقلیتوں کے لاکھوں افراد کے جذبات و احساسات کا خیال نہیں رکھا جائے گا شیعہ لوگوں کی بہت بڑی تعداد رہتی ہے اس کے علاوہ عیسائی، ہندو، اور بدھ

ہیں پیپلز پارٹی کی بے نظیر بھٹو نے اس بل کی مخالفت کرتے ہوئے کہا تھا کہ اس سے معاشرہ میں الجھاؤ پیدا ہوگا خواتین کے گروپوں کا کہنا ہے کہ اس بل سے خواتین بہت زیادہ دباؤ میں آ جائیں گی"۔

یہ ہے وہ زہریلا پراپیگنڈہ جو مغربی لابیوں کی طرف سے "شریعت بل" اور مسلم ممالک میں نفاذ شریعت کی تحریکات کے بارے میں اہتمام اور تسلسل کے ساتھ کیا جا رہا ہے اور اسی منفی اور مکروہ پراپیگنڈہ کو پاکستان میں نام نہاد دانش وروں، سیکولر سیاست دانوں اور مغرب پرست خواتین کے حلقوں کی صورت میں نصب مغربی لابیوں کے "بوسٹر" مسلسل نشر کرنے میں مصروف ہیں لطف کی بات یہ ہے کہ پاکستان میں جب بھی "شریعت بل" یا کسی بھی اور عنوان سے شرعی قوانین کے نفاذ کی بات ہوتی ہے" مغربی میڈیا کے پاکستانی بوسٹر" ایک مخصوص راگ کورس میں الاپنا شروع کر دیتے ہیں اخبارات میں مضامین اور کالم لکھے جاتے ہیں مجالس مذاکرہ کا اہتمام ہوتا اور مظاہروں کے ذریعہ مغربی میڈیا کی آواز کو بلند سے بلند کرنے کی کوشش کی جاتی ہے لیکن ان میں کوئی نئی بات نہیں ہوتی وہی دلائل اور اعتراضات دہرائے جاتے ہیں جو اس سے پہلے کئی بار پیش ہو چکے ہیں مگر قوم نے ان پر کوئی توجہ نہیں دی یہ دلائل قیام پاکستان کے بعد ملک کی پہلی دستور ساز اسمبلی میں مشرقی پاکستان کی ہندو لابی کی طرف سے پیش کیے گئے تھے مگر دستور ساز اسمبلی نے انہیں مسترد کر کے اللہ تعالٰے کی حاکمیت کو ملک کی دستوری بنیاد قرار دینے والی "قرارداد مقاصد" منظور کر لی تھی پھر یہی دلائل ۷۳ء کی دستور ساز اسمبلی میں سوشلسٹ لابی کی طرف سے دہرائے گئے مگر اس اسمبلی نے بھی ان بوگس دلائل کو مسترد کر دیا اور اسلام کو ملک کا سرکاری مذہب قرار دینے کے علاوہ تمام مروجہ قوانین کو قرآن و سنت کے سانچے میں ڈھالنے کے دستوری وعدہ کا اعلان کر کے سیکولر سیاست کے تابوت میں آخری میخ ٹھونک دی، اب پھر انہی بوگس، بے وزن اور مسترد شدہ دلائل کے سہارے "شریعت بل" کی راہ روکنے کی کوشش کی جا رہی ہے لیکن یہ کوشش بھی انشاء اللہ العزیز ناکام ہوگی۔ اور شریعت بل بالآخر پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے منظور ہو کر ملک میں شریعت کی بالادستی کا ذریعہ ثابت ہوگا۔

خلیج کی جنگ اور امریکہ

خلیج کی جنگ ابھی جاری ہے امریکہ اور اس کے اتحادی عراق پر مسلسل بمباری کر رہے ہیں

شہری آبادی پر بمباری اور اس سے ہونے والے ہولناک جانی نقصان نے دنیا کو لرزہ براندام کر دیا ہے عراق نے خلیج سے اتحادی افواج کے انخلاء اور اسرائیل سے مقبوضہ عرب علاقے خالی کرانے کی تجاویز کے ساتھ کویت سے نکل جانے کا اعلان کیا ہے مگر امریکہ بہادر کا غصہ ابھی ٹھنڈا نہیں ہوا اور اس نے عراقی پیش کش کو مسترد کر کے جنگ جاری رکھنے کا اعلان کر دیا ہے اب روس درمیان میں آگیا ہے اور جنگ بندی کے لیے مصروفِ عمل ہے ان سطور کی اشاعت تک ممکن ہے حالات میں کوئی تبدیلی آچکی ہو مگر تادمِ تحریر روس کے امن مشن پر بھی امریکہ کا ردعمل مثبت نہیں ہے۔ ہم اس سے قبل ان صفحات میں عرض کر چکے ہیں کہ خلیج کی جنگ سے امریکہ کا مقصد کویت کا انخلاء نہیں بلکہ عراق کی تباہی اور عربوں کی دولت و قوت کو برباد کرنا ہے اور وہ اس مذموم مشن میں پوری طرح مگن ہے حالات دن بدن اس رخ پر جا رہے ہیں کہ عالمِ اسلام کو بہر حال امریکی عزائم کے مقابلہ پر نئی صف بندی کرنا ہو گی۔ یہ وقت کا فیصلہ اور ملتِ اسلامیہ کے آزاد مستقبل کا تقاضا ہے اس کام میں جتنی تاخیر ہو گی عالمِ اسلام پر امریکی تسلط بڑھتا چلا جائے گا اے کاش یہ نکتہ مسلم حکمرانوں کی سمجھ میں آجائے اے کاش اے کاش (۲۰ فروری)

بقیہ: تعارف و تبصرہ

ہو جائے گا تو اس کے کھرے اور کھوٹے کی تمیز ممکن نہیں رہے گی اور مسلمانوں کے ایمان و عمل میں اسی تمیز کو ختم کرنا دشمنانِ اسلام کا اصل مقصد ہے۔

محترم جناب ڈاکٹر محمد اسماعیل میمن نے انہی امور کو سامنے رکھتے ہوئے اس کتاب میں حضرات صحابہ کرامؓ کے فضائل و مناقب کو قرآن و سنت کی روشنی میں بیان کیا ہے اور ان کے ساتھ محبت و اطاعت کے تقاضوں کو بیان کرتے ہوئے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان جانثاروں پر تنقید و اعتراض کی خرابیوں اور نقصانات کی وضاحت فرمائی ہے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ

بقیہ: ڈاکٹر محمد حمید اللہ

میں رسول اکرم کی توہین بالکل نہیں بالکل یہ کہ رسول اکرم احکامِ خداوندی کی تعلیم بھی کرتے تھے اور تعمیل بھی فرماتے تھے۔ اگر میرا مطالعہ ناقص اور میرا استنباط غلط ہے تو میں اللہ کے پاس معافی مانگتا ہوں میں نے الدراسات الاسلامیہ میں عربی میں مضمون اسی لیے لکھا ہے کہ وہ عوام نہیں بلکہ اہلِ علم کے مطالعہ میں آتا ہے۔ محمد حمید اللہ۔

(بشکریہ ماہنامہ صدائے اسلام پشاور جنوری ۱۹۹۱ء)